© rasailojaraid.com

سراغِ زندگی

محمد ادریس سلفی
مدرس جامعہ سلفیہ

طالب علم وعمل کیلئے اس کا مدرسہ ایک مکمل معاشرہ ہے اس میں اگر کسی بھی ایک طالب علم کو بطور مثال سامنے رکھ کر دیکھیں تو ہر کوئی دوسروں سے کئی ایک امور میں منفرد نظر آئے گا مثلاً (۱) ذاتی وطبعی رجحان جدا۔(۲) سرگرمیاں الگ۔(۳) جماعت میں دیگر کے ساتھ سلوک انوکھا۔(۴) مدرسہ کی سطح تک ایک جداگانہ سلوک۔(۵) اپنے ہم جماعت یا رہائشی ساتھیوں پر اثر اندازی یا اثر پزیری۔(۶) دیگر کو اپنی رائے اور خیال کا ہمنوا بنا کر ساتھ لینا۔(۷) دیگر کے ہاں اپنے آپ کی حیثیت منوانا۔(۸) دیگر طلبہ کو ہمیشہ اپنی ذات سے مرعوب مرہوب رکھنا......

ہاں جیسے دیگر امور میں اختلاف طبائع ایک فطرتی معاملہ ہے جن کا اصل سبب وہ گھرانہ ہے جس میں پرورش پائی۔ وہ احوال جن سے بچپن میں گذرا۔ وہ پیشہ ہائے زندگی جو آنکھوں کے سامنے آج تک دیکھا یا کبھی عملاً آزمایا گیا۔ وہ انداز تربیت جو والدین یا ابتدائی اساتذہ کی جانب سے خصوصاً اپنایا گیا انسانی رویوں میں متعدد امور تاثیر پیدا کرتے ہیں لیکن ان سے یہاں بحث نہیں ہے آج کا سوال صرف یہ ہے کہ آپ مستقبل کے حوالہ سے اپنی موجودہ حیثیت وکردار پر راضی ہیں؟

مدرسہ ایک دنیا سے جو تمہیں طلبہ تمہارے مستقبل کی ایک تصویر بنا کر پیش کر رہا ہے۔ کہ آپ آئندہ زندگی میں بعد فراغت ایسے ہوں گے لہٰذا آپ سے تھوڑا سا وقت برائے توجہ درکار ہے کہ آپ خود سے استفسار کیجیے۔

(ا) آپ نے آج تک اپنی زندگیکیلئےکسی عظیم شخصیت کو اسوۃ وآئیڈیل قرار دیا ہے۔

(ب) وہ کون ہے جسے آپ نے اپنی مکمل زیست کیسے نمونہ سمجھا ہے۔

(ج) کن امتیازی اوصاف کی بنا پر اسے نمونہ بنا چکے ہو؟

(د) آج سے دس سال بعد آپ موجودہ جدوجہد کے بل بوتے پر اپنے آپ کو کس مقام پر کھڑا محسوس کرتے ہیں؟

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(الف) مقصد میں کامیاب (ب) ناکام' کف افسوس ملتے ہوئے (ج) متردد' مضطرب اور چوراستہ میں تصویر حیرت بنے کھڑے؟

(۳) ایک سال کیلئے آپ نے ھدف مقرر کیا ہے تو اس کیلئے کی حد تک منصوبہ بندی اور وقت کی پابندی اختیار کررہے ہیں۔

(۴) اپنے مکمل سات سالہ تعلیمی منصوبہ اور بعد ازاں مستقبل کیلئے آپ کس حد تک قدم بقدم آگے بڑھ رہے ہیں۔

(۵) اپنے مدرسہ میں مستقبل کی جانب بڑھنے اور اس کی رفتار پر مطمئن ہیں۔

(۶) جامعہ میں آپ کا کردار قائدانہ یا طلبہ کی ہاں میں ہاں ملانا۔

(۷) اپنے معلمین اور طلبہ ساتھیوں کی نظروں میں ممتاز ہیں یا غیر پسندیدہ۔

(۸) رہائش گاہ' کھیل کا میدان' عام سلوک اور جماعت میں تمہارا حاضر ہونا نہ ہونا محسوس کیا جاتا ہے۔ یا سواء علیهم محیاهم ومماتهم

بات ہورہی تھی اسوۃ و آئیڈیل اختیار کرنے کی تو یقیناً کسی زندہ یا فوت شدہ شخصیت کو اسوۃ قرار دینا اس کے کردار کو اختیار کرنے پر آپ کو ابھارے گا اس کا کردار مثبت بھی ہوگا منفی بھی ہوگا اپنوں سے بھی سامنے آئے گا بیگانوں سے اس کی موافقت مخالفت بھی دیکھیں گے۔ چنانچہ آپ اس کی روشنی میں اپنا کردار متعین کرنے کی کوشش کریں۔

(۲) آج سے دس سال بعد آپ کیا محسوس کرتے ہیں!

یہ منصوبہ بندی یقیناً آپ کو یہ جاننے اور کرنے پر مجبور کرے گی کہ آپ مستقبل میں کیا بننا چاہتے ہیں اور یہ کہ آج اس کیلئے کیا کرسکتے اور کررہے ہیں۔

مثلاً آپ مستقبل میں ایک ادیب بننا چاہتے ہیں۔ آپ تصور کریں آپ کس رسالہ میں لکھ رہے ہیں ایڈیٹر آپ کا مکتوب اچھی نظر سے دیکھتا ہے لوگ اسے پڑھنا مفید سمجھتے ہیں اس کی علمی قیمت کیا ہے۔ دیگر اہل قلم کے مقابلہ میں میرا مکتوب کیا مقام رکھتا ہے۔

فصیح و بلیغ آرٹیکل روزنامہ کی زینت بن سکتا ہے اور مذہبی سطح یا قومی سطح پر ادیب تسلیم ہوں گے لوگ آپ کے ادب و معرفت کے حوالے دینا پسند کرتے ہیں۔

© rasailojaraid.com

''آپ خطیب ہیں'' آپ کا خطبہ قابل سماعت ہے۔ لوگ توجہ سے سننا پسند کرتے ہیں' آپ کو بار بار ممبر تبدیل کرنا پڑ رہا ہے' سامعین کے رویہ سے آپ تنگ آ چکے ہیں آپ کی وجہ سے لوگ مذہبی قربت محسوس کرنے لگے ہیں آپ کی بدزبانی ہمیشہ خطرہ کی گھنٹی بجا رہی ہے لوگ سمجھ گئے ہیں آپ بکاؤ مال ہیں۔ لوگ آپ اور آپ کے بیان کی قدر کرتے ہیں۔ آپ کو دیکھ کو سامعین اپنے بچوں کو عالم و خطیب بنانے کی سوچ رہے ہیں۔ لوگ میری جگہ خطیب بہتر لانا چاہتے ہیں تو میں اب......

میں ایک مدرس ہوں

میں ایک تاجر تو ہوں مگر......

میں ایک سکول' دینی مدرسہ تعمیر کرنا چاہتا ہوں......

آپ کسی بھی صورت میں اپنی مستقبل کی تصویر بنا کر اپنا جائزہ لے سکتے ہیں۔ ہدف تبدیل کر سکتے ہیں بلکہ چال ڈھال' دوست ساتھی۔ کلاس روم میں درست جگہ' خارجی مطالعہ' نشاطات' تعطیلات کا شیڈول اور پروگرام اور کئی کچھ جو آپ کو کندن بنا دے۔

(۳) ہدف کی تعیین و تجدید اس سے آپ راہ میں حائل رکاوٹوں کو با آسانی دور اور مشکلات و صعوبات کو برداشت کر سکتے ہیں۔ آپ یقین کر لیں گے کہ واقعی لاتحسب المجد تمرا انت اکلہ لن تبلغ المجد حتی تلعق الصبرا......

بزرگی کو کچھ مت خیال کیجیے کہ کھالی بس بزرگ بن گئے بزرگی تک رسائی کیلئے تمہیں مصبر چاٹنا ہوگا۔

دیگر طلبہ گپ شپ آپ محنت' دیگر نیند آپ بیداری' دیگر موبائل بینیا آپ کتب اور قطب بنی۔ دیگر گلیوں کی گشت آپ لائبریری کی کتب سے مٹی جھاڑ رہے ہیں کیوں۔ اہداف الگ الگ ہیں۔ من طلب العلی بغیر کدفقد اضاع العمر فی طلب المحال جس نے بلا مشقت بلندی کا تقاضا کیا تو گویا اس نے محال چیز کی طلب و چاہت میں عمر گنوا دی۔

منصوبہ بندی...... اپنے ہدف کیتنظیم الاوقات' اس سے مقصد کی طرف قدم بقدم بڑھنے اور جائزہ لیتے رہنے میں مدد ملے گی۔

کامیابی کا معیار اور لیول اور اس کے لئے موجود محنت و سعی اور زمانہ حال کی تگ و دو سے ماپنے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے ہوتا ہے صرف بہت بڑا ہدف قرار دے لینا عظیم نہیں بناتا۔ کامیابی کو جانچنے کا آلہ اس کیلئے درکار محنت اور درکار کوشش ہوتی ہے نہ کہ صرف مستقبل کا خیال پلاؤ

مثلاً ایک انجینئر دس منزلہ عمارت بنانا چاہتا ہے جبکہ اس نے سامان کی اصلیت اور نہ زمین کا جائزہ لیا دیکھنے والے سمجھیں گے کہ دس منزلہ عمارت بن رہی ہے لیکن وہ معمار خود کو دھوکا دے رہا ہے چنانچہ وہ پایا تکمیل تک ہی نہ پہنچے گی یا پھر مکمل ہو کر دھڑام سے نیچے آ گرے گی اور بہت سی محنت' سرمایہ' وقت ضائع کر کے کئی مستقبل کی امیدیں مایوسی میں بدل دے گی۔

کامیابی کا جائزہ اور رپورٹ یہ آج کا کام کل پر مت ڈالنے کا تقاضا کرتی ہے۔ چنانچہ رفتار کار ابھی سے نتائج کی خبر دے رہی ہے۔

ابھی معلوم ہو جائے گا کلاس روم' رہائش گاہ کمرہ' ہم جماعت معلمین اور انتظامیہ سے سلوک تقدم درکار معاونت فراہم کر رہے ہیں اور سفر زندگی صحیح سمت جاری ہے یقین جانیے مقصود کی طرف اٹھتے قدم اپنے اوپر اعتماد اور دیگر کی نگاہوں میں رفعت پیدا کر دیں گے۔ مقصد کی طرف روانی کا مفہوم دیگر ہمسفروں کو حقیر جاننا یا ہتک آمیز رویہ اپنانا نہیں ہوتا ہے

ان کے مقاصد کو اپنے مقصد کیلئے داؤ پر لگانا انسانیت ہے نہ قابل قبول منزل کیلئے سیدھے چلنے کا مقصد چلتے چلتے دیگر کو پاؤں کی ٹھوکریں مارنا' آوازے کسنا یا حقارت آمیز نگاہوں سے دیکھنا ہرگز نہیں ہے۔

دیگر یا کار دیگراں کو استہزاء کی نگاہ نہ قبول ہے نہ محبوب لوگ تنقید کے بجائے تعمیر' عداوت کے بجائے محبت' تیوڑی چڑھانے کے بجائے مبتسم چہرہ پسند کرتے ہیں

آپ اچھے ہیں تو دیگر کا اپنے اوپر اعتماد و ثقاہت پیدا ہونے تک نصائح کا پندار بند رکھیے اعتماد کسی کے دل تک رسائی کا واحد ذریعہ ہے دل میں سرایت کر چکے ہیں تو نصیحت کرنا بھی حق ہے جو قبولیت اختیار کرے گی اور لوگ کان سے سننا گوارا کریں گے۔

پتے کی بات:۔ آپ کا جامعہ آپ کی نگاہ میں مثالی اور قابل قدر ٹھہرے گا بشرطیکہ آپ اور آپ کے دوست خود بلند ہمت ہوں۔

......☆......☆......☆......

© rasailojaraid.com